قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۳ روپیہ بیرون ہند ۱۰ شلنگ

نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۹- جولائی کی ڈاکٹری اطلاع آمدہ از پالم پور مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ رات سر درد کے دَورہ کے باعث تکلیف رہی۔ نیند بھی نہ آئی مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ۲۴- جولائی کو حضور واپس تشریف لائیں گے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے امسال جامعہ احمدیہ کے لئے ۲۰- جولائی سے لیکر ۵- اکتوبر ۱۹۳۴ء تک اور باقی درسگاہوں کے لئے ۱۱ اگست سے لیکر ۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک تعطیلاتِ موسم گرما منظور کی ہیں

۲۲- جولائی مسماۃ کرم النساء صاحبہ زوجہ مولوی محمد موسیٰ صاحب مرحوم سکنہ سنتور اور سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں خان محمد صاحب سکنہ موچی پورہ ضلع ملتان کی نعشیں قادیان پہنچیں۔ یہ دونوں سنتور میں امانتاً مدفون تھیں۔ جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۲۰- جولائی کو مولوی عبدالغفور صاحب اور مولوی محمد عبداللہ صاحب کو گلہ جھاراں ضلع سیالکوٹ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں روانہ کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اھل بہ لغیر اللہ کا مطلب

(فرمودہ ۲۴- جولائی ۱۹۰۲ء)

فرمایا:۔ "شریعت کی بنا، نرمی پر ہے۔ سختی پر نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اھل بہ لغیر اللہ سے یہ مراد ہے۔ کہ جو ان مندروں اور تھانوں پر ذبح کیا جائے۔ یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ اس کا کھانا تو جائز نہیں ہے لیکن جو جا نور بیع و شراء میں آجاتے ہیں۔ اس کی حلت ہی سمجھی جاتی ہے۔ زیادہ تفتیش کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھو حلوائی وغیرہ بعض اوقات ایسی حرکات کرتے ہیں۔ کہ ان کا ذکر بھی کراہت اور نفرت پیدا کرتا ہے۔ لیکن ان کی بنی ہوئی چیزیں آخر کھاتے ہی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ شیرینیاں طیار کرتے ہیں۔ اور میلی کچیلی دھوتی میں بھی ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اور جب کھانڈ طیار کرتے ہیں۔ تو اس کو پاؤں سے ملتے ہیں۔ چوہڑے۔ چمار گوڑ وغیرہ بناتے ہیں۔ اور بعض اوقات جھوٹے رس وغیرہ ڈال دیتے ہیں۔ اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح پر اگر تشدد ہو۔ تو سب حرام ہو جائیں۔ اسلام نے مالا یطاق تکلیف نہیں رکھی ہے۔ بلکہ شریعت کی بنا نرمی پر ہے"۔

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

علاقہ پونچھ میں تبلیغ احمدیت

رام پور (پونچھ) ۲- جولائی حبیب احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:- غنی جو - عزیز ڈار - یعقوب خان جو پہلے کبھی نماز کے قریب نہ پھٹکتے تھے - آج مسجد میں جمع ہوئے - اپنی گزشتہ کوتاہیوں پر اظہار افسوس کیا - اور آئندہ کے لئے ہر نماز کے وقت باقاعدہ مسجد میں حاضر ہونے کا اقرار کیا - چھ کس نے برادر عبدالکریم خانصاحب یوسف زئی کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی - تبلیغ کا کام ترقی پر ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کو لوگ دلچسپی سے سنتے ہیں - اور ان پر اچھا اثر ہوتا ہے - تمام احباب تبلیغ میں کامیابی کے لئے دُعا کریں ؏

ضلع جالندھر میں تبلیغی لیکچر

۱۲ لغایت ۱۵- جولائی شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے میانوالی بچلدر(؟) - نورمحل میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - سلسلہ احمدیہ کی اہمیت و ضرورت - نیز فضائل اسلام پر لیکچر دیئے - لیکچروں کی اطلاع مطبوعہ اشتہارات کے علاوہ منادی سے بھی کرائی جاتی رہی - مسلمان - ہندو اور عیسائی صاحبان کا سمجھدار طبقہ لیکچروں میں دلی شوق سے شامل ہوا اور نہایت امن و اطمینان سے سنتا رہا ؏

نورمحل میں لیکچر کے دوسرے دن شہر کے بعض معززین نے جن میں مقامی جامع مسجد کے خطیب صاحب بھی شامل تھے سلسلہ کے خصوصی عقائد پر سوالات کئے - یہ سلسلہ مسلسل ۵ گھنٹے جاری رہا - اور اللہ کے فضل سے تبلیغ مؤثر انداز میں ہوئی - (نامہ نگار)

کاٹھ گڑھ میں تبلیغی جلسہ

۱۵- جولائی ۱۹۳۴ء کو رات کے وقت جامع مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز نے لیکچر دیا - دوسرے روز منادی کرانے کے بعد تین بجے تبلیغی جلسہ ہوا جس میں مولوی صاحب نے فضائل اسلام پر تقریر کی - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو اسلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا - تقریر اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی - بعد میں اعتراض کرنے کا موقعہ دیا گیا - ایک آریہ نے چند سوالات کئے - جن کا جواب دیا گیا سوال وجواب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتے رہے - خاکسار محمد ابراہیم از کاٹھ گڑھ ؏

درخواستہائے دعا

۱- چودھری نورالدین صاحب ذیلدار چک $\frac{6}{110}$ ضلع منٹگمری - ۱۱- جولائی سے سخت بیمار اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں - وہ احباب سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں - خاکسار محمد الدین - ملتانی - قادیان ؏ ۲- میرا نواسہ عزیز حمید اللہ ابن سیٹھ غلام حسین صاحب حیدر آبادی ہفتہ عشرہ سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہے - احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - نیز اس عاجز کو کچھ عرصہ سے وجع الفواد کی شکایت ہے - میرے لئے بھی دُعا کی جائے ؏ خاکسار غلام قادر شرقی جگلور(؟)

۳- میرے بھائی صاحب ۷ ماہ سے دق میں مبتلا - اور دھرم پور سینے ٹوریم میں زیر علاج ہیں - ان کے لئے نیز ڈاکٹر محمد منیر صاحب احمدی کی صحت یابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں - خاکسار ذکاء اللہ

۴- ۱۷- جولائی خاکسار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی - والدہ اور مولود دونوں کمزور ہیں - احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے خاکسار مرزا محمد حسین - راولپنڈی ؏ ۵- میں مرض ذیابطیس میں مبتلا ہوں - احباب دُعا کریں - اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے ؏ خاکسار حکیم محمد فیروزالدین - قادیان - ۶- میرے بھائی چودھری عبدالقدیر خان صاحب بیمار ہیں - اور علاج کے لئے دہلی گئے ہوئے ہیں صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے - خاکسار عبدالرحیم خان - قادیان ؏

اعلان نکاح

۱۷- جولائی ۱۹۳۴ء کو شیخ رحمت اللہ صاحب پسر خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب برج انسپکٹر آف وزیر آباد کا نکاح مسماۃ نسیم صغریٰ بنت شیخ محمد حسین صاحب آف گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی عبدالحمید صاحب منشی فاضل نے نئی دہلی میں پڑھا - اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے - خاکسار میر حمید اللہ عیسےٰ خیل - ضلع میانوالی ؏

۲- برخوردار ولد اللہ یار خانصاحب کھوکھر سکنہ تونسہ شریف کا نکاح مسمات مائی آمنہ ہمشیرہ غلام علی صاحب سکنہ کوٹ قیصرانی سے بعوض یکصد روپیہ مہر بتاریخ ۱۲- جولائی کو خاکسار نے پڑھا - اللہ تعالےٰ مبارک کرے - خاکسار ابو احمد محمد خان - از کوٹ قیصرانی ؏

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

برادران یوم التبلیغ کا اعلان آپ نے الفضل میں ملاحظہ کر لیا ہوگا - اس کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھا جائے - اور اس کے لئے ابھی سے انتظام شروع کر دیا جائے ؏

(۱) اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے - اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غیر احمدی نہ ہو - تو کسی دوسرے دوست کے ساتھ مل کر اس کے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے ؏

(۲) اگر ایک گاؤں سارا احمدی ہے - اور اس گاؤں کے نزدیک ان کے رشتہ دار بھی نہیں ہیں - تو کسی دوسرے گاؤں کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کرنی چاہیئے اس اصل کے مطابق تمام جماعتوں کو پہلے سے پروگرام بنا لینا چاہیئے ؏

(۳) قادیان کے اردگرد کی جماعتیں بھی اطلاع دیں - تاکہ قادیان کے لوگ ان کے پاس پہنچ کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کر سکیں ؏ (ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا خط

درخواست دُعاء

سری نگر - ۲۰- جولائی - حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

پرسوں کل سے پیشاب کی بندش کی وجہ سے سخت بیمار ہوں - ایسا شدید حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا - تیس گھنٹے سے پیشاب جاری نہیں ہوا - نلکی سے نکالنا پڑتا ہے - احباب خاص طور پر دعائے صحت کریں ؏

جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ - مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں - نیز جامعہ احمدیہ کی اعلےٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی - ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں - میرا ارادہ ہے - کہ اگر جماعتیں جولائی - اگست - ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد دے سکتا ہوں - پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں - کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کیلئے مناسب ہدایات دیدوں - اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں - اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

گاندھی جی پر ہندوؤں کی یورش

فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت پر آمادہ کرنے کی کوشش

لاہور میں گاندھی جی تو روپیہ جمع کرنے کی انتہائی کوشش کرتے رہے۔ اور ہر لمحہ ان کی زبان پر روپیہ لاؤ۔ روپیہ لاؤ رہا۔ لیکن ہندو اس جدوجہد میں مصروف رہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو گاندھی جی کو اس فیصلہ سے برگشتہ کیا جائے۔ جو کمیونل ایوارڈ کے متعلق انہوں نے کانگرس سے کرایا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کانگرس وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی نہ مخالفت کرتی ہے۔ نہ تائید۔

ظاہر ہے۔ کہ کانگرس نے یہ اعلان کر کے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں پر کوئی احسان نہیں کیا۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی نہایت زور اور شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے۔ اسے قومی معیار سے گرا ہوا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے مسترد کرانے کے لئے بے تابی کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن یہ باتیں چونکہ ذرا پُرپیچ انداز میں کہی گئی ہیں۔ اس لئے ہندو ان سے مطمئن نہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کانگرس کے پروگرام میں فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کو داخل کر دیں۔ چنانچہ ہندوؤں اور سکھوں کے جتنے وفود ان کی خدمت میں پیش ہوئے۔ انہوں نے یہی مطالبہ کیا۔ اور بھی کئی رنگوں میں ان پر زور ڈالا گیا حتے کہ ان سے کہلا ہی لیا گیا۔ کہ

"میں کمیونل ایوارڈ کو بُرا سمجھتا ہوں سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں ہندوؤں کے ساتھ بے انصافی کی گئی ہے۔ اسے منسوخ بھی کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے تدابیر بھی سوچتا ہوں لیکن فی الحال کانگرس کی پوزیشن سے بہتر پوزیشن میں سوچ نہیں سکا۔" (ملاپ ۱۸- جولائی)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ مہا سبھائی اور متعصب و تنگ دل ہندو چاہتے ہیں۔ وہی گاندھی جی کے پیش نظر ہے۔ البتہ اس میں کامیابی حاصل کرنے کی بہتر صورت ان کے نزدیک وہ ہے۔ جو کانگرس نے اختیار کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہندوؤں کے وفد سے کہہ دیا۔ کہ

"میری یہ زبردست خواہش ہے کہ ہم کمیونل ایوارڈ کو مسترد کر دیں۔ اور میں یہ جانتا ہوں۔ کہ ہندو اس میں کس طرح ترمیم کرانا چاہتے ہیں۔ مگر میں نے اس مسئلہ پر پورا غور کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کے لئے اپنی توجہ کو مرکوز کرنے سے ہم وائٹ پیپر کے خلاف لڑائی کو کمزور کر رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کا مفاد یہی ہے۔ کہ وائٹ پیپر کو مسترد کیا جائے۔ اس سے کمیونل ایوارڈ خود بخود مر جائے گا۔" (ملاپ ۱۷- جولائی)

گویا گاندھی جی ایک تیر سے دو شکار مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کرنے سے اس لئے پرہیز نہیں کر رہے۔ کہ اسے مسترد نہیں کرانا چاہتے۔ یا اس کے متعلق ہندوؤں کے ہم نوا نہیں ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ چاہتے ہیں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو ساتھ ملا کر وائٹ پیپر کی مخالفت کا متفقہ محاذ قائم کریں۔ اور جب وائٹ پیپر مسترد ہو جائے۔ تو کمیونل ایوارڈ خود بخود مر جائے گا۔

ظاہر ہے۔ کہ اس بارے میں مسلمانوں کو آسانی سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو ان کے ساتھ خود تو کوئی تصفیہ نہ کریں۔ ان کے حقوق کے متعلق انہیں اطمینان نہ دلائیں۔ اور وہ وائٹ پیپر کو مسترد کرانے کے لئے ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اور اس طرح کمیونل ایوارڈ کو دفن کرنے میں ہندوؤں کا ہاتھ بٹائیں۔ اس بات کو گاندھی جی کے سامنے ہندو وفد نے اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ

"کمیونل ایوارڈ مسلمانوں کو وائٹ پیپر منظور کرنے کے لئے ایک قسم کی رشوت ہے۔ اس لئے یہ امید موہوم ہے کہ مسلمان وائٹ پیپر کے خلاف لڑائی میں شامل ہوں گے۔"

گاندھی جی نے اس کا جواب دیا۔

"شائد ایسا ہو۔ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا۔ کہ کتنے مسلمان وائٹ پیپر کے خلاف لڑائی میں ہمارے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ مگر وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ کے خلاف لڑائی کا عملی طریقہ یہی ہے۔" (ملاپ ۱۷- جولائی)

اگرچہ اسی موقعہ کی گفتگو کے دوران میں گاندھی جی کو یہ کہنا پڑا۔ کہ:-

"کمیونل ایوارڈ گورنمنٹ کی طرف سے اس وقت دیا گیا۔ جب ہم کوئی متفقہ حل اپنی طرف سے پیش نہ کر سکے۔ اب بھی گورنمنٹ یہ کہتی ہے۔ کہ اگر ملک کی طرف سے کوئی متفقہ حل پیش کر دیا جائے۔ تو اسے مان لیا جائے گا۔" (ملاپ ۱۸- جولائی)

مگر باوجود اس کے جب مسلمانوں کے خلاف یہ کہا گیا۔ کہ کمیونل ایوارڈ مسلمانوں کو بطور رشوت دیا گیا ہے۔ تو گاندھی جی کو اس کی تردید کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ ایک رنگ میں اس کی تائید کر دی۔ تاہم ہندو ان کے پیچھے پڑے رہے۔ اور وہی لوگ جنہوں نے ان کے لاہور آنے پر یہ کہا تھا۔ کہ

"گاندھی جی کو وہ رتبہ حاصل ہے۔ کہ شائد آج تک کسی بھی واحد انسان کو دنیا بھر میں نہ ہوا ہوگا۔ ان کے خیالات معمولی خیالات نہیں ہیں۔ ان کی باتیں معمولی باتیں نہیں ہیں کبھی کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زمین پر رہنے والے کسی انسان کی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ آسمان پر بسنے والے دیوتا کی ہیں۔" (ملاپ ۱۴- جولائی)

یہ کہنے لگ گئے۔ کہ

"گاندھی جی کی پالیسی نے ہندوؤں کو کمزور بنا دیا ہے ان کی قومی طاقت کو تباہ کر دیا ہے۔" اور یہ پوچھ رہے ہیں کہ "کیا مہاتما جی ہندو قوم کی چتا پر سوراج کی عمارت کھڑی کرنا چاہتے ہیں۔"

"فرقہ وارانہ معاملات میں گاندھی جی کی جو پالیسی رہی ہے اس کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ اور دل کی گہرائیوں سے کرتے ہیں۔" (ملاپ ۱۶- جولائی)

ادھر مالوی۔ اینے اور مونجے وغیرہ زور دے رہے ہیں کہ گاندھی جی اپنا رویہ بدلیں۔ سابقہ تجربہ نے چونکہ مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ انہیں کسی صورت میں بھی کانگرس اور گاندھی جی سے بہتری کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ اس لئے گاندھی جی جو بھی طریق اختیار کریں۔ وہ مسلمانوں کے لئے ایک سا ہی ہے۔ البتہ اگر وہ کھلم کھلا فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کانگرس کے پروگرام میں داخل کر لیں تو ممکن ہے بعض مسلمان جو ابھی تک اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ کانگرس کو مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے پر مائل کر سکیں گے۔ ان کی غلطی دور ہو جائے اور وہ جمہور مسلمانوں کے ہمنوا بن سکیں۔

اجودھیا کے ہندوؤں پر تعزیری ٹیکس

گزشتہ عید اضحی کے موقعہ پر اجودھیا کے مسلمانوں کو ہندوؤں نے جس بے رحمی اور سفاکی سے نشانۂ ستم بنایا تھا۔ اس کی وجہ سے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچ گیا تھا۔ اور ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے حکومت یو۔پی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ "جہاں قانون شکن اور مفسد ہندوؤں کو پوری پوری سزا دے وہاں مسلمانوں کے نقصان کی بھی تلافی کرے۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کرے۔ کہ ظالم اور جفا کار ہندو آمادہ بفساد ہو کر نہ تو مسلمانوں کو کسی قسم کا نقصان پہونچا سکیں۔ اور نہ انہیں اپنے مذہبی فریضہ قربانی کی ادائگی سے روک سکیں۔" (الفضل ۸۔ اپریل)

اب معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے اس فساد کی پاداش میں ہندوؤں سے ۱½ لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسے ایک تو اس زائد پولیس پر خرچ کیا جائیگا جو فساد کی وجہ سے وہاں رکھی گئی ہے۔ دوسرے اس سے مسلمانوں کے مالی نقصان کی تلافی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی اگر مجرمین کو قرار واقعی سزا دے دی گئی۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ مفسد ہندوؤں کو بہت کچھ سبق حاصل ہو جائے گا۔ اور حکومت اپنے فرض سے پوری طرح سبکدوش ہو سکے گی۔

مسلمانوں کی پست حالی کا علاج

لکھنؤ کا اخبار "النجم" (۱۳۔ جولائی) دنیا جہان کے مسلمانوں کی "پست حالی" کا رونا روتا ہوا لکھتا ہے:۔

"جہاں تک نظر کام کرتی۔ اور عقل بتاتی ہے۔ ہندوستان اور ہندوستان کی وسیع آبادی سے گزر کر ممالک اسلام اور ان کے زبردست مقتدرانہ پرسطوت مرکزوں تک جو جمود اور غفلت کا نقشہ ایک معمولی ہندی مسلمان میں نظر آتا ہے۔ وہی یا اس سے کم و بیش وہاں کے بڑے بڑے جرنیل و کرنیل میں اس کے اثرات نمایاں طور پر ابھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔"

اسی سلسلہ میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ شعر لکھا ہے:۔

نکل اے سبز گنبد والے اب وقت اعانت ہے
کہ دستِ کفر سے تاراج گلزارِ رسالت ہے

ان الفاظ کو پڑھکر وہ لوگ غور فرمائیں۔ جو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور قرآن کی موجودگی میں کسی مامور من اللہ کی ضرورت نہیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت ایسی ہو چکی ہے۔ کہ وہ روحانی مصلح کے محتاج ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود دوبارہ اس دنیائے فانی میں تشریف لائیں۔ اور اس میں آپ کی سخت ہتک ہے۔ کہ ایک اسرائیلی نبی آپ کی امت کی اصلاح کے لئے بھیجا جائے۔ اس لئے آپ کی امت کو ضلالت و گمراہی سے بچانے کا صرف یہی طریق ہے۔ کہ آپ کے غلاموں میں سے خدا تعالےٰ کسی کو مامور کرے۔ حضرت مرزا صاحب اسی دعوے کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ اور اب مسلمان آپ کو ہی قبول کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیں جس طرح یہود اس وقت تک دیوار گریہ سے چمٹ کر موعود کے آنے کے لئے بلک بلک کر دعائیں کرنے کے باوجود محروم ہیں۔ اسی طرح ان کی ہر ایک التجا بھی صدا بصحرا ثابت ہو گی۔ اور وہ ہمیشہ محروم رہیں گے۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا شاندار مستقبل

چند دن ہوئے۔ لنڈن کے پارک لین ہوٹل میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے سر سیموئیل ہور وزیر ہند کے اعزاز میں جو شاندار دعوت دی۔ اس کی مختصر سی اطلاع خبروں کی ذیل میں شائع ہو چکی ہے۔ گو ایسے موقعہ پر تقریریں نہیں ہوا کرتیں تاہم سر سیموئیل ہور نے مختصر سی تقریر کی جس میں جناب چودھری صاحب موصوف کی ان خدمات کے متعلق جو انہوں نے گول میز کانفرنس اور سلیکٹ کمیٹی میں سرانجام دیں۔ خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا انہیں یقین ہے۔ کہ ہندوستان میں چودھری صاحب کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ اور وہ دولتِ برطانیہ کے ہمیشہ مخلص دوست رہیں گے۔

جناب چودھری صاحب کی خداداد قابلیت ان کا اعلےٰ کیریکٹر اور انکی شاندار سیاسی خدمات فی الواقعہ ان کے شاندار مستقبل کا پتہ دے رہی ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں ملک و ملت کی بیش بہا خدمات کا بیش از بیش موقعہ عطا کرے۔

گاندھی جی پولیس کے حلقہ میں

خدا کی شان ایک وقت تو وہ تھا۔ جب گاندھی جی حکومت کی ملازمت خاص کر فوج اور پولیس کی ملازمت کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اور مطالبہ کیا جاتا تھا۔ کہ فوج اور پولیس کے ہندوستانی ملازم علیحدہ ہو جائیں۔ چنانچہ کئی ایک نے ایسا کیا بھی۔ جو فلاکت اور غربت کی عبرتناک مثال پیش کر رہے ہیں۔ لیکن آج یہ وقت ہے کہ گاندھی جی کی جان کی حفاظت بھی پولیس کر رہی ہے۔ گاندھی جی جتنے دن لاہور رہے۔ پولیس ان کی حفاظت کرتی رہی۔ اور جب روانہ ہوئے۔ تو ان کے ساتھ گاڑی میں پولیس بھیجی گئی جب وہ امرتسر سٹیشن پر اُتر کر باہر آئے۔ تو پولیس کا دستہ ان کی حفاظت کر رہا تھا۔ گویا پہلے اگر انہیں سیاسی مجرم کی حیثیت میں پولیس کے نرغہ میں رہنا پڑتا تھا۔ تو اب اپنی جان کی حفاظت کے لئے پولیس کے حلقہ میں زندگی گزار رہے ہیں۔

احراری اور آریہ

یوں تو ہندو اخبار احراریوں کے متعلق یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ ان کا کام ہر جگہ فتنہ و فساد پیدا کرنا اور امن میں خلل ڈالنا ہے۔ لیکن جب وہ یہ دیکھیں۔ کہ احراری جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی فتنہ کھڑا کر رہے ہیں۔ تو جھٹ ان کے حامی بن جاتے ہیں۔ اور انہیں مظلوم ظاہر کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ ۱۵۔ جولائی کے اخبار "پرکاش" نے "قادیان میں احراریوں پر مرزائیوں کے بے پناہ وار" کے عنوان سے احراریوں کی ان غلط بیانیوں کو دہرایا ہے۔ جن پر عرصہ گزر چکا ہے۔ اور جن کی "الفضل" میں تردید کی جا چکی ہے۔ لیکن احراریوں کے یہ انوکھے ہمدرد انہیں خود جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ "ملاپ" (۲ جولائی) کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:۔

"احراریوں نے اس صوبہ کی جو فضا بگاڑی ہے۔ وہ شائد آئندہ تیس برس تک بھی سدھر نہیں سکے گی۔ اس تحریک کے دوران میں کشمیر کے اندر نہتے ہندوؤں کو قتل کیا گیا۔ ان کی عورتیں۔ ان کی لڑکیاں بھگائی گئیں۔ ہندوؤں کے مکانوں کو آگ لگائی گئی۔ ان کی دوکانوں کو لوٹا گیا۔ ....

احراریوں نے صوبہ کے اندر پھوٹ کے بیج بوئے۔ اور فرقہ وارانہ فسادات کی بنیاد ڈالی .... اس تحریک کی باگ ڈور ان مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو عملی طور پر حکومت کے زر خرید غلام ہو چکے ہیں۔ اور جن کی زندگی کا واحد مقصد اس بدقسمت ملک میں نفاق پیدا کرنا ہے۔"

ایسے لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ ان پر احمدیوں کی طرف سے بے پناہ وار کئے گئے۔ احمدیوں سے حد سے بڑھی ہوئی عداوت نہیں تو اور کیا ہے۔

"پیغام صلح" کی بدزبانی

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" جو آریوں میں پرورش پا چکے ہیں۔ صرف اتنی سی بات پر کہ ہم نے انہی کے الفاظ کی بنا پر مولوی عصمت اللہ صاحب کے ذکر میں لکھا۔ "وہ ایسی حالت میں فوت ہوئے۔ جبکہ صرف ان کا ملازم خبر گیری کر رہا تھا" جس شرافت کا اظہار کیا ہے وہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:

خبث باطن کا اظہار نیش زنی بے ایمانی۔ دروغ بافی غلط بیانی الفضل کا دروغ بے فروغ۔ غیر شریفانہ اور مکروہ ہرزہ سرائی۔ بد اخلاقی۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک خطبۂ نکاح

حضور نے ۲۹ جون ملک سعید احمد صاحب بی اے ابن ملک مولا بخش صاحب کا نکاح سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ بنت سید غلام حسین صاحب سے پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

جس طرح ہر درخت ایک خاص زمین میں ترقی پاتا ہے۔ اسی طرح صداقتیں بھی اپنے ساتھ کچھ افراد کو وابستہ رکھتی ہیں اور وہ افراد ان صداقتوں سے ایسے وابستہ ہوتے ہیں۔ کہ گو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ خود ہی وہ صداقت ہیں۔ مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ اس صداقت سے جدا ہیں۔ کوئی شبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وحی کے حامل تھے۔ جو آپ پر نازل ہوئی۔ گر ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ وغیرہم خاص صحابہؓ کو

قرآنی صداقت

سے جدا نہیں کر سکتے۔ اور قرآن کو ان سے جدا نہیں کر سکتے۔ خداتعالےٰ کی طرف سے فرشتہ جو اسلام لایا۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن برتنوں میں اسے ڈالا۔ وہ پہلے حامل تھے اس کے۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام جبریلؑ سے لیا۔ صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیا۔ پھر ان کے بھی مدارج تھے۔ جو درجہ حضرت ابوبکر کو حاصل تھا وہ دوسروں کو نہ تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی امر میں

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا اختلاف

ہوگیا۔ اختلاف نے مشاجرت کی صورت اختیار کر لی۔ اور تیز ہو گئے زیادہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ حضرت عمرؓ تیز ہو گئے۔ اور جوش میں انہوں نے حضرت ابوبکرؓ پر ہاتھ ڈالا۔ مارنے کو نہیں سمجھانے کو اس پر حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ کو بھی خیال آیا۔ کہ میں نے غلطی کی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنیں گے۔ تو ناراض ہوں گے۔ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے۔ اور بات بیان کر دی۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر غضب کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کیا تم لوگ مجھے اور ابوبکرؓ کو نہیں چھوڑتے۔ جس وقت ساری دنیا میری مخالفت کر رہی تھی۔ اس وقت اس نے میرا ساتھ دیا۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ کہ یا اللہ ابوبکر کو میرے ساتھ رکھ۔ قرآن کریم اس معیت کی شہادت ان اللہ معنا کے الفاظ میں دیتا ہے۔ کہ اللہ ہم دونوں یعنی میرے اور ابوبکرؓ کے ساتھ ہے۔ یہ معیت بوجہ

سابق بالایمان

ہونے کے تھی۔ پھر ان سے اتر کر دیگر صحابہ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ وغیرہم تھے۔ وہ لوگ بمنزلہ ایسی زمین کے تھے۔ جس میں اسلام کا بیج بویا گیا۔ اور بعد میں آنے والے اس وقت آئے۔ جب پھل آگیا۔ سابقون الاولون وہی لوگ تھے۔ جو اس وقت آئے۔ جب اسلام کا پودا لگایا جا رہا تھا۔ اور جب ساری دنیا اُسے اکھیڑنے کے درپے تھی۔ گو نہیں کہہ سکتے۔ کہ بعد میں آنے والے پھل کھانے کو آئے مگر آئے اس وقت جب پھل آچکا تھا۔

یہی حال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ

کا ہے۔ ان پر چند لوگ اس وقت ایمان لائے۔ جب آپ کا ساتھ دینا ہلاکت تھا۔ ایسے ہی لوگ۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ وعثمانؓ و علیؓ کے مثیل تھے۔ انہوں نے اپنے قلوب کو پیش کیا۔ کہ ان میں احمدیت کا بیج بویا جائے۔ اور احمدیت کا پودا نشوونما پائے پھر اور لوگ آئے۔ مگر وہ لوگ پہلے لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ تقوےٰ میں اس قدر ترقی کر جائیں کہ ان کے دل کا غم ان کے بعد زمانی سے بھاری ہو جائے

پہلے آنے والے لوگوں میں سے ایک

سید قاضی امیر حسین صاحب

بھی تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو اس وقت جبکہ حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی الفاظ نبی اور محدث وغیرہ کی تشریح کر رہے تھے۔ کہتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔ دوسرے لوگوں سے بھی۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کہتے تھے:

پہلے پہل وہ قادیان میں سات روپیہ ماہوار پر آئے۔ اب تو اس تنخواہ پر چپڑاسی بھی نہیں ملتا۔ ان کی طبیعت بہت تیز تھی۔ جلد غصہ آجاتا تھا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے تو غصہ کا اظہار بھی کرنے لگ جاتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہمیشہ مؤدب رہتے مجھے ان کا

ایک لطیفہ

یاد ہے۔ یہاں ایک افغان مہاجر تھے۔ جو مسجد میں اذان دیا کرتے تھے ان کی آواز بھاری تھی۔ ایک روز قاضی صاحب نے اس کو اپنے پاس محبت سے بٹھالیا۔ وہ کہتا تھا کہ میں نے سمجھا مجھے کچھ انعام دینے لگے ہیں۔ مگر پاس بٹھانے کے بعد کہا۔ دیکھو جس وقت تم اذان کہتے ہو۔ اس وقت خدا اور اس کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ آج کل بھی ہماری دونوں مسجدوں میں اس قسم کے مؤذن ہیں۔ کہ ان کو مؤذن نہیں کہہ سکتے۔ اس مسجد کے مؤذن تو اس طرح اذان دیتے ہیں۔ جیسے کوئی بند ٹوکرے میں بیٹھ کر بولتا ہے۔ اذان دینا بڑا ثواب کا کام ہے۔ اور بڑے بڑے آدمی اذان دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تھا۔ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا۔ تو اذان دیا کرتا۔ یہاں مولوی عبدالکریم صاحب بھی اذان دیا کرتے تھے۔ ہم بھی مؤذن تھے۔ ہم چند آدمی بڑے شوق سے اذانیں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایک نے اذان کہہ دی ہوتی۔ تو دوسرا بھی کہہ دیتا۔ اس طرح کبھی کبھی اس مسجد میں ایک نماز کے لئے تین تین اذانیں ہو جاتیں۔ مجھے یاد ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک دفعہ اس پر بہت ڈانٹا۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کو اور حضرت خلیفۂ اولؓ کو بھی اذان کہتے دیکھا ہے۔ مگر اب سمجھا جاتا ہے کہ جو دریاں وغیرہ جھاڑنے پر مقرر ہو۔ وہی اذان بھی دیدیا کرے۔ اس مسجد مبارک کی اذان تو بعض دفعہ دوکاندار بھی نہیں سنتے۔ صبح کے وقت جبکہ لوگ ابھی خواب کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ایسی اذان کچھ معنے نہیں رکھتی۔ میں اگرچہ پاس ہی سوتا ہوں۔ بعض اوقات میں بھی بمشکل جاگتا ہوں۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ اگر قاضی امیر حسین صاحب اس وقت زندہ ہوتے۔ تو ایسے مؤذنوں کو کتنی لعنتیں ملتیں۔ قاضی صاحب میں جوش تھا۔ مگر اپنی غلطی معلوم ہونے پر دب بھی جاتے تھے۔

ایک دفعہ میرے زمانہ خلافت میں سکول والوں نے ان کے

لڑکے کو مارا۔ وہ رات کو آئے۔ اور زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا میں باہر آیا۔ اور پوچھا قاضی صاحب خیر تو ہے۔ بولے خیر کیا ہے۔ اگر بھائی عبدالرحیم صاحب پاس نہ ہوتے۔ تو ہیڈ ماسٹر نے میرے لڑکے کو بالکل مار ہی دیا تھا۔ میں نے کہا۔ آخر وہ لڑکا ہے کہاں اور کس حال میں ہے۔ کہنے لگے۔ میرے پاس تو وہ آیا نہیں۔ وہ تو بھاگ گیا ہے۔ میں نے کہا خیر پھر مار تو نہیں دیا۔ زندہ ہے۔ وہ بھاگ جو گیا ہے۔ تو اسے بہت مار نہیں پڑی ہوگی۔ مگر آپ کو کس نے کہا۔ کہ اسے مار ڈالا ہے بولے ایک لڑکے نے بتایا ہے۔ میں نے کہا لڑکے بعض دفعہ جھوٹ بھی بول دیتے ہیں۔ کہنے لگے۔ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ خلیفہ ہیں۔ اور خلیفہ کی بڑی ذمہ واریاں ہیں۔ آپ انتظام کریں۔ میں نے کہا۔ اچھا میں بھائی عبدالرحیم صاحب کو بلواتا ہوں۔ اور تحقیق کرتا ہوں۔ چنانچہ رات کو ہی بھائی عبدالرحیم صاحب کو بلوایا گیا۔ جب وہ آئے۔ تو ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا ہیڈ ماسٹر صاحب نے لڑکے کو مار دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہیڈ ماسٹر نے اسے تین درجن بید کی سزا دی تھی۔ ڈیڑھ درجن لگ چکے تھے۔ اس وقت تک تو وہ مسکراتا رہا پھر میں نے کہا۔ تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب یہ سنا تو قاضی صاحب رو پڑے۔ اور کہا مجھے کیا معلوم تھا۔ مجھے تو ایک لڑکے نے بتایا تھا۔ الغرض قاضی صاحب عجیب رنگ کے آدمی تھے۔ ان کے بھائی

سید غلام حسین صاحب

بھی جن کی لڑکی کا آج نکاح ہے۔ پرانے احمدی ہیں۔ میں نے قاضی صاحب کا ذکر اس غرض سے کیا ہے۔ کہ ان لوگوں میں عشقیہ رنگ تھا۔ مگر آج کل کے نوجوانوں میں محض ایک فلسفیانہ رنگ ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ گرمیوں کے دنوں میں مسجد اقصےٰ سے پانی منگواتے مٹی کے کچے لوٹے میں پانی لایا جاتا۔ وہ مسجد مبارک میں بیٹھے ہوتے وہ بڑھ کر آگے آتے۔ اور کہتے جب میرے لئے پانی آتا ہے تو میں آگے بڑھ کر اس کے اور قریب ہو جاتا ہوں۔ اور پھر پانی لے کر بڑے زور سے کہتے الحمد للہ۔ یہی وہ رنگ تھا جو ان کو فوقیت دیتا ہے۔ ہم کو لڑکپن میں اس بات کا بڑا لطف آتا۔ اور ہم بھی اسی طرح پانی پیتے۔ اور الحمد للہ کہتے۔ ایمان عشق سے پیدا ہوتا ہے۔ اس عشق سے جو

سوز و گداز

پیدا کرے۔ اور ایک آگ لگا دے۔ جسطرح ایک بچہ کھلونا لیکر سمجھتا ہے۔ کہ سب دنیا اسے مل گئی۔ اسی طرح مومن بھی ایمان حاصل ہونے پر اور سب چیزوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ یہ چیز ہے جو دنیا کو متاثر کرتی ہے۔ خالی باتیں بنانیوالا آدمی کوئی اثر نہیں ڈال سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور پرانے صحابی منشی روڑے خانصاحب مرحوم

تھے۔ جو کپورتھلہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے قصہ سنایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ میں کپورتھلہ آؤں گا جس دن توقع تھی۔ اس دن تو آپ تشریف نہ لائے۔ مگر دوسرے وقت بلا اطلاع تشریف لے آئے۔ ایک شخص نے جو منشی صاحب کا سخت مخالف تھا۔ ان کو اطلاع دی۔ کہ مرزا صاحب آگئے ہیں۔ ان دنوں کپورتھلہ ریل نہیں جاتی تھی۔ ٹانگے یکے وغیرہ جاتے تھے۔ بتانے والے نے کہا۔ میں نے مرزا صاحب کو آتے دیکھا ہے۔ منشی صاحب کہتے ہیں۔ میں یہ سنکر ننگے سر اور ننگے پاؤں جسطرح بیٹھا تھا۔ دوڑ پڑا۔ کہ جلدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملوں۔ مگر تھوڑی دور جا کر خیال آیا۔ کہ یہ شخص مخالف ہے۔ اس نے جھوٹ نہ کہا ہو۔ اور میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس سے کہنے لگ گیا۔ کہ کیا تم مجھے خراب کرنا چاہتے ہو۔ ہمارے ایسے نصیب کہاں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں تشریف لائیں مگر اس نے کہا۔ ضرور آئے ہیں۔ آپ جائیں تو سہی۔ میں پھر دوڑ پڑا۔ الغرض دو تین دفعہ میں نے ایسا کیا۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظر آگئے۔ انہوں نے ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا لیکچر سنا۔ ایک اور شخص جوان کے ساتھ تھا۔ انہیں کہا ان باتوں کا کیا جواب ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ باتیں تو ان لوگوں پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا نہیں۔ ہم نے تو ان کو دیکھا ہے۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ان کا چہرہ جھوٹوں والا نہیں۔ ان لوگوں کا عشقیہ رنگ تھا۔

قاضی امیر حسین صاحب کا ایک اور لطیفہ

بھی ہے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ مجلس لگی ہوئی ہو۔ اور کوئی آئے تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز نہیں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جو عشق اور محبت سے کھڑے ہوتے ہوں۔ ان کے لئے جائز ہے۔ مگر تکلف سے نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے پر دوہتڑ اپنے مونہہ پر مارا ہی تھا۔ میرے زمانہ خلافت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں جب آتا تو وہ کھڑے ہو جاتے۔ میں نے پوچھا یہ کیوں تو کہنے لگے۔ کی کراں رہیا نہیں جاندا" یعنے کیا کروں رہ نہیں سکتا۔ یہ عشقیہ رنگ تھا۔

سید غلام حسین صاحب جن کی لڑکی کا نکاح ہے۔ قاضی سید امیر حسین صاحب کے بھائی ہیں۔ اور پرانے احمدی ہیں۔ ملک مولا بخش صاحب بھی میرے بہت دیر سے ملنے والے ہیں۔ اور مخلص ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ اخلاص میں ترقی کرتے رہے ہیں۔ ان کا بیٹا جسکا نام بھی سعید ہے۔ اور ویسے بھی سعید ہے

مالابار کے لئے مجاہدین کی ضرورت

تین چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ احباب ان مظالم کے متعلق تھوڑی سی سرگذشت اخبار کے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو مالابار کے احمدیوں پر کئے گئے۔ اگرچہ مخالفت بدستور جاری ہے۔ افراد جماعت احمدیہ مالابار کو مخالفین نے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات معلوم کر کے اطمینان وشکر یہ کا باعث ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی احمدی دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جو امداد کی ہے۔ اس سے مالابار کے احمدیوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اور وہ مرکز و احباب سے بروقت امداد پہنچنے پر مخالفت کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے ان غریب اور بے کس بھائیوں کی امداد کے لئے لبیک کہا ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو دوسری جماعتوں پر نمایاں سبقت حاصل ہوئی ہے۔

ابھی تک مالابار کی جماعت کی مشکلات حل نہیں ہوئیں اور صدر انجمن احمدیہ نے جماعت مالابار کو مزید امداد بہم پہنچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس طرح پر لکھانہ میں احباب نے اپنے آپ کو تین تین ماہ کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ ایسا ہی وہ اب بھی کریں۔ خود جائیں۔ یا معاوضہ میں اخراجات بھیج دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کو منظور فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوت وتبلیغ کو ہدایت کی ہے کہ وہ احباب کے ذریعہ سے مالابار کی جماعت کی اس وقت تک مدد کرتی رہے۔ تاوقتیکہ ان کو ظلم وستم سے نجات حاصل ہو۔ لہذا میں تمام احباب کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ احباب اس کام کے لئے اپنے نام کو جلد سے جلد پیش کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ المومن للمومن کا البنیان یشد بعضہ بعضاً یعنے مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس لئے اجتماعی فریضہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ اپنی بنیادوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھوکھلا کیا جائے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں اس لئے کھڑی کی گئی ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دوبارہ زندہ کرے پس میں امید کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اپنی ممتاز حیثیت کو اس اڑے وقت پر جو مالابار میں بھائیوں کو درپیش ہے بھولیگی نہیں۔ اور ہمارے مجاہدین جلد سے جلد اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے پیش کریں گے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

تمدنِ اسلام

ہندوؤں کی طرف سے اسلامی تمدّن کی فضیلت کا اعتراف

ایک اہم تمدنی ہدایت

انسانی تمدن کے لئے اسلام کے پیشکردہ بعض احکام خواہ بظاہر کتنے معمولی نظر آتے ہوں لیکن دراصل اس قدر اہم اور ضروری ہیں۔ کہ ممکن نہیں۔ کوئی قوم اسے نظر انداز کر کے اطمینان و آرام کی زندگی بسر کر سکے۔ اور اس کی زندگی کو تلخ سے تلخ تر بنا دینے والے واقعات ظہور میں نہ آئیں۔ تمدن کے ذیل میں اسلام کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ مرد و عورت کا کھلم کھلا ارتباط و اختلاط نہ ہو۔ عورت غیر محرم سے پردہ کرے اور بے حجابانہ اس کے سامنے نہ آئے۔ ہاں اپنے خاص حالات کے لحاظ سے یا مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے لئے جسقدر آزادی کی ضرورت ہے۔ اس سے اسلام نہیں روکتا۔ اگرچہ اس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ کہ حقیقی ضرورت۔ اور جائز احتیاج سے تجاوز کیا جائے۔

اہلی زندگی کی راحت و سرور

جیسا کہ ہم نے بارہا لکھا ہے۔ اسلام کی اس ہدایت پر خانگی زندگی کی راحت و سرور کا انحصار ہے۔ اور اس پر اہلی زندگی کی خوشگواری موقوف ہے۔ جہاں اس پر عمل نہیں۔ عورتوں کو بے محابا آزادی حاصل ہے۔ اور تہذیب کا اقتضاء یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت کھلے بندوں جہاں چاہے بلا روک ٹوک جائے۔ اور جس شخص کے ساتھ پسند کرے ملے جلے نشست و برخاست رکھے وہاں اہلی زندگی کی حقیقی راحت عام طور پر مفقود ہے۔ جس سوسائٹی میں تہذیب کے یہ معنے ہوں۔ کہ بیوی کی غیر مردوں میں آمد و رفت نشست و برخاست اور میل ملاقات پر مرد کو محاسبہ کا کوئی حق نہیں۔ وہاں کونسی چیز ہے۔ جو اکثر حالات میں عورت کو ناگوار اور ناپسندیدہ طریق عمل سے باز رکھ سکے۔ بالخصوص اس صورت میں کہ اس کے رستہ میں مذہب یا قانون کی کوئی روک حائل نہ ہو۔ اور دنیوی عیش و عشرت کو انسانی زندگی کا اصل مقصد سمجھا جاتا ہو جیسا کہ یورپ میں ہے۔ اور ہندوستان بھی اس کی طرف تیزی سے قدم بڑھا رہا ہے۔

یورپ کی اہلی زندگی

یورپ میں عورتوں کی بے محابا آزادی کو لازمۂ تہذیب سمجھے جانے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ میاں بیوی کے درمیان وہ تعلق قائم نہیں رہا۔ اور نہیں رہ سکتا۔ جو اہلی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ذمہ دار ہے۔ اور جس پر اخلاق کی درستی اور قومی زندگی کا دارو مدار ہے۔ یورپ اس رستہ پر چلتا ہوا اس قدر دور جا چکا ہے۔ کہ اب واپس لوٹنے کی خواہش رکھتے ہوئے بلکہ کوشش کرتے ہوئے بھی اس کے لئے لمبا عرصہ درکار ہے۔ انگریزی اخبارات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ کسطرح چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ایک زبردست انقلاب کی ضرورت ہے۔ جو ایک نہ ایک دن وہاں ہو کر رہے گا۔ اور یورپین سوسائٹی کے موجودہ تمام نظام کو بدل ڈالے گا۔

برادرانِ وطن اور آزادی نسواں

برادرانِ وطن نے بھی کچھ تو تقلید مغرب کے شوق میں اور کچھ اسلام کی مخالفت کے خیال سے اس طرز زندگی کو اختیار کیا۔ لیکن ابھی وہ اس کی ابتدائی منازل ہی طے کر رہے ہیں کہ قدر عافیت معلوم ہونے لگ گئی ہے۔ اور اگرچہ سب کے سب تو نہیں تاہم ان کے دور اندیش اس ہلاکت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگ گئے ہیں۔ جہاں اس راستہ پر چلنے والوں کا پہنچنا ایک امر طبعی ہے۔ چنانچہ اس رو کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع ہو گیا ہے۔ اور وہی لوگ جو بات بات میں اسلام پر طعن کیا کرتے تھے۔ کہ اس نے عورت کو "پردہ کی لعنت" میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اب محسوس کر رہے ہیں۔ کہ عورتوں کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لئے اور انہیں اخلاقی تنزل سے بچانے کے لئے پردہ ایک ضروری چیز ہے۔

بے پردگی کے نتائج

ہندوؤں کا مشہور روزنامہ ویر بھارت ۵ر جون ۱۹۳۴ء ہندو عورتوں کی حد سے بڑھی ہوئی آزادی اور بے پردگی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"ایک سال بیت گیا۔ ہندو دیویوں کے اغوا کی وارداتیں اس کثرت سے ہوئیں۔ کہ ہندوؤں کو اپنی تمام تر توجہ اس طرف مرکوز کرنی پڑی۔ پلیٹ فارموں پر یہی مسئلہ زیر بحث تھا۔ اخباری کالموں میں اسی سوال کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ جتنے مونہہ اتنی باتیں۔ لیکن اس قدر بحث کے باوجود اس مسئلہ کا صحیح حل تلاش نہ ہو سکا۔ اس وقت بھی ہم نے یہی عرض کیا تھا۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں جبکہ مردوں کا اخلاق اس قدر گر چکا ہے۔ عورتوں کو ضرورت سے زیادہ آزادی دینا کسی صورت میں بھی سود مند نہیں۔ اور آج ایک سال گذر جانے کے بعد بھی ہمارے خیالات میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں آئی۔ ... ہندو دیویاں ساوتری اور سیتا بننے کے بجائے یورپین تیتریاں ثابت ہو رہی ہیں۔ مردوں کے ساتھ ایک بنچ پر بیٹھ کر وہ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ پوڈر لگا کر بازاروں اور باغوں میں سیر کرنے جاتی ہیں۔ غیر مردوں سے کھلے بندوں باتیں کرتی ہیں۔ آخر ان باتوں کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو وہ خود اخلاق سے گر جائیں۔ یا آج کل کے مادر پدر آزاد چھوکرے انہیں گمراہ کر دیں"

ضرورت پردہ

ان پیش آمدہ خرابیوں کے انسداد کے لئے پردہ کی ضرورت کا احساس کرتا ہوا "ویر بھارت" لکھتا ہے۔ "پردہ کرنے سے عورتوں کے حقوق میں کمی نہیں آتی۔ ان کے وقار اور درجہ میں فرق نہیں پڑتا۔ ... عورتوں کا اپنے آدرش سے گر جانا اس قدر خوفناک نتائج پیدا کر رہا ہے۔ کہ ہمیں مجبوراً اپنی مجلسی خرابیوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی شرمناک حد تک گر چکی ہے۔ اور اگر اس طرف فوری توجہ نہ دی گئی۔ تو مستقبل قریب میں ہندو گھرانے تباہ ہو جائیں گے۔ اغوا کی وارداتیں جب تک نہیں رکیں گی جب تک کہ موجودہ طریقہ تعلیم موجود ہے۔ ... یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ ہندو مجلسی اور مذہبی اعتبار سے روز بروز گرتے جا رہے ہیں" ہندو عورتوں کے اغوا کی جو وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا سارا الزام بعض ہندو مسلمانوں پر رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بہت کچھ دخل خود ہندو نوجوانوں کا ہے اس بارے میں ویر بھارت لکھتا ہے۔ "ہندو مرد اور عورتوں کو مغرب کا غلام بننے کے بجائے مشرقی تہذیب کا آدر کرنا چاہئے ہندو لڑکیاں یورپین لباس پہن کر کھلے مونہہ انگریزی سکولوں میں پڑھنے نہ جائیں۔ اور ہندو مرد مغربی سوٹ زیب تن کر کے میموں کی طرح مال روڈ پر سیر نہ کریں۔ تو یقیناً اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہوگا۔ کاش ہندو نوجوان دوسروں پر الزام لگانے کے بجائے اپنے گھر پر نظر ڈالیں۔ اور اپنی خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہی اس مرض کا اصلی علاج ہے"

بھائی پرمانند کا اپدیش

ہندوؤں کے مشہور لیڈر بھائی پرمانند جی نے جنہیں ہندو "دیوتا سروپ" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ۱۷ جون کو ڈی اے وی کالج میں زیر صدارت راجہ نریندر ناتھ صاحب تقریر کی جسکا موضوع اگرچہ سیاسی تھا۔ لیکن مجلسی خرابیوں نے ہندو لیڈروں اور راہنماؤں کو چونکہ خوفزدہ کر رکھا ہے۔ اس لئے سیاسی مسائل میں بھی وہ اس مصیبت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ چنانچہ بھائی جی نے کہا "سب سے زیادہ دکھ جو مجھے ہوا ہے۔ وہ عورتوں کے متعلق ہے۔ چند عورتیں جیلوں میں گئیں۔ لاٹھیاں کھائیں کیا بن گیا۔ یہ ہماری ذلت ہے آج عورتیں کونسلوں اور کمیٹیوں میں جانے کی متمنی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں۔ وہ کیا کرینگی۔ اور اس سے کیا ہوسکیگا۔ عورت کا کام گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ عورتوں کو کھلی آزادی دینے کا نتیجہ سوائے ذلت اور رسوائی کے اور ہو ہی کیا سکتا ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو عورتوں کی بے جا آزادی سے کسقدر نالاں ہیں۔ اور اس کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کے انسداد

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل عہدہ داران ۳۰ اپریل ۳۵ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔

پکیوال ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ — چوہدری فضل الدین صاحب
سکرٹری — محمد عنایت اللہ صاحب

باغبانپورہ ضلع لاہور

سکرٹری تبلیغ — غلام مرتضیٰ خان صاحب
سکرٹری مال — میاں محمد شفیع صاحب

دہلی چھاؤنی

پریذیڈنٹ — بابو عبدالرحمٰن صاحب
جنرل سکرٹری — ڈاکٹر غلام علی صاحب

شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

جنرل سکرٹری — حکیم عبدالحق صاحب
سکرٹری تبلیغ — الہ دین صاحب
سکرٹری مال — عبدالرحیم صاحب دوکاندار
سکرٹری تعلیم و تربیت — اللہ بخش صاحب
سکرٹری امور عامہ — ملک مہر الٰہی صاحب

لالہ موسیٰ

پریذیڈنٹ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت — حکیم محمد قاسم صاحب
جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ — میاں میراں بخش صاحب
سکرٹری مال آڈیٹر۔ امین — منشی محمد الدین صاحب
محاسب — میاں محمد ابراہیم صاحب

بھیرہ

جنرل سکرٹری — ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
سکرٹری تبلیغ — ڈاکٹر محمد الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں خدا بخش صاحب
سکرٹری مال — میاں عطاء الرحمٰن صاحب
امین — حافظ محمد اشرف صاحب
آڈیٹر — بابو محمد حیات صاحب
محاسب — میاں عطاء الرحمٰن صاحب

دھنی دیو چک ۳۴۲ ج ب ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ — چوہدری نواب الدین صاحب

چارکوٹ ضلع جموں

سکرٹری تبلیغ — میاں جمال الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — میاں بشیر احمد صاحب
" — میاں فرمان علی صاحب
سکرٹری مال — میاں الف دین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں محمد عالم صاحب
پریذیڈنٹ — میاں عزیز اللہ صاحب
جنرل سکرٹری — ماسٹر بشیر احمد صاحب

آگرہ

پریذیڈنٹ — سیٹھ شمس الدین صاحب
جنرل سکرٹری — خواجہ محمد گل صاحب
سکرٹری مال — بابو خلیل الرحمٰن صاحب
سکرٹری تبلیغ — بابو محمد اسحٰق صاحب
نائب سکرٹری تبلیغ — شیخ گلزار محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت، سکرٹری امور خارجہ — صوفی محمد فضل الٰہی صاحب
آڈیٹر — شیخ اللہ جوایا صاحب

محبوب نگر (حیدرآباد دکن)

سکرٹری تبلیغ سکرٹری مال — مرزا محمد بیگ صاحب

بھاگلپور

جنرل سکرٹری — حکیم محمد سعید صاحب
اسسٹنٹ جنرل سکرٹری — مولوی علی احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت، نائب سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عبدالالٰہی صاحب
سکرٹری امور عامہ و سکرٹری امور خارجہ — مولوی اختر علی صاحب
جائنٹ سکرٹری امور عامہ، جائنٹ سکرٹری امور خارجہ — مولوی شہامت حسین صاحب وکیل
سکرٹری دعوت و تبلیغ — مولوی نذیر الحق صاحب
نائب سکرٹری دعوۃ و تبلیغ — منشی اقبال حسین صاحب
سکرٹری ضیافت — ڈاکٹر اصغر حسین صاحب

تبادلہ

شملہ:- چوہدری محمد شریف صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت ڈیرہ دون تبدیل ہوئے۔ اور ان کی جگہ منشی شیخ احمد صاحب انتخاب ہو کر منظور ہوئے۔

سیالکوٹ:- ڈاکٹر محمد الدین صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت مستعفی ہوئے اور بابو محمد ابراہیم صاحب ان کی جگہ منظور ہوئے۔

ضروری نوٹ:- (۱) فہرست مندرجہ بالا میں بعض جماعتوں نے بعض ضروری عہدوں پر کسی شخص کو منتخب نہیں کیا۔ حالانکہ نظارت ہذا کی طرف سے مفصل اعلان کیا گیا تھا کہ جس قدر شعبہ جات مرکز میں موجود ہیں۔ ان تمام کے لئے عہدہ دار منتخب ہونے چاہئیں۔ اب بھی ایسی تمام جماعتوں کو جنہوں نے تمام شعبہ جات کے لئے عہدہ دار مقرر نہیں کئے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جو شعبہ جات خالی ہوں۔ ان کے لئے عہدہ دار مقرر کر کے منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔

(۲) محصل۔ امام الصلوٰۃ۔ خادم مسجد۔ خطیب۔ محتسب ممبران مجلس منتظمہ وغیرہ کی منظوری مرکز سے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ جماعتوں کا اپنا اندرونی انتظام ہے۔

(۳) عہدہ داروں کے خط و کتابت کے پتے مکمل دئے جایا کریں۔ (قائمقام ناظر اعلیٰ ۳۴-۷-۱۲)

اعلان نظارت تالیف و تصنیف

جن احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق رؤیا دیکھ کر بیعت کی تھی۔ وہ از راہ مہربانی اپنے رؤیا لکھ کر دفتر تالیف و تصنیف قادیان میں بھیج دیں اور جو اصحاب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے ایسے رؤیا جن احباب کو معلوم ہوں۔ وہ لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ ان کا مکمل ریکارڈ رکھا جا سکے۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب ہو۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

لجنہ اماء اللہ کے متعلق اعلان

بہت سی جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ اور ان میں سے اکثر باقاعدہ کام بھی کرتی ہیں۔ اور ان کے ہفتہ واری اجلاس بھی ہوتے ہیں۔ لیکن مرکز کو ان کی کارگذاری کا کچھ علم نہیں ہے۔ ہمارے پاس لجنہ اماء اللہ کی بہت کم رپورٹیں پہنچتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تبلیغی مساعی کا ذکر ہفتہ واری رپورٹ میں نہیں کیا جا سکتا۔ جماعتوں کے افراد کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ اپنی جماعت کے انصار اللہ کی ماہواری تبلیغی رپورٹ بھیجیں۔ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ بھی ساتھ ہی بھجوا دیا کریں۔ تاکہ ان کی کارگذاری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں علیحدہ طور پر پیش کر کے دعا کی درخواست کی جائے۔ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہاں کی جماعتیں انصار اللہ کی رپورٹ کے ساتھ ہی ان کی رپورٹ بھی بھجوا دیا کریں۔ ماہ جون کی رپورٹ جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

احمدی مبلغ اسلام امریکہ کا ذکر ایک امریکن اخبار میں

امریکہ کا ایک اخبار سیڈر ریپڈز گزٹ ۲۵ر مئی ۳۴ء جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی۔ ایم۔ اے احمدی مبلغ کا فوٹو شائع کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

صوفی صاحب بنگالی اس جگہ سے آئے ہیں۔ جہاں سیڈر گزٹ کے نامہ نگار کا بھائی کرسچن مشنری ہے۔ ۲۴۳ ففتھ ایونیو میں ایک شامی کے مکان پر اس ہفتہ کی ایک شام کو مشرق کی طرف ایک خوش آہنگ صدا سنائی دی۔ جو مسحور کن اور زندگی بخش تھی۔ ہمارے نامہ نگار کو جب کہ وہ نماز دیکھنے کے لئے گیا۔ سیڈر ریپڈس کی مسجد کے فلک بوس مینارے دکھائی دیئے۔ مؤذن جو شوخ رنگ کی پگڑی باندھے ہوئے تھا پنجاب سے آیا ہے۔ اور امریکہ میں اسلام کا واحد مشنری ہے۔ صوفی صاحب ایک دلچسپ اور متمدن آدمی ہیں۔ عمر ۳۴ سال کے لگ بھگ ڈاڑھی سیاہ۔ چہرہ کا رنگ سانولا۔ مگر آنکھیں اسلام اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے متعلق جوش سے چمکتی ہیں۔ ایک ہوم میں جو اذان دی گئی۔ وہ ہمارے نامہ نگار کی خواہش کی تعمیل میں تھی۔ جو اس مشرقی مذہب اور اس کا طریق عبادت معلوم کرنے کا آرزومند تھا۔ مسلم مشنری نے بخوشی ہر حرکت و سکون کو ادا کیا۔ اور تفصیلاً اس کے مطالب بتائے۔ اور یہ نہ صرف ہمارے نامہ نگار کے لئے بلکہ مقامی نو مسلمین کے لئے بھی بہت مفید تھا۔ کیونکہ سالہا سال سے وہ بغیر کسی مذہبی معلم کے پڑے تھے۔

مقامی مسلمانوں میں سے اکثر شامی النسل ہیں۔ ان تمام خاندانوں کے اجداد دمشق یا یروشلم کے تھے۔ یہ سب اگرچہ اپنے مذہب پر قائم رہے۔ مگر ان میں سے بعض کے اعمال و عقائد بہت حد تک زنگ آلود ہو چکے ہیں۔ صوفی صاحب کا یہاں یہ دوسرا دورہ ہے۔ اور یہ لوگ آپ کے پاس تعلیم و ہدایت حاصل کرنے کے شوق سے آتے ہیں۔ ہمارے رپورٹر کے سامنے چار شامی دوستوں نے صوفی صاحب کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جس میں کئی بار ان کی پیشانیاں زمین بوس ہوئیں۔ جو کامل عبودیت اور تذلل کا اظہار ہے۔ حیرت ہے ایک ہندوستانی جو غیر معمولی طور پر ذہین اور قابل ہے۔ امریکہ میں عیسائیوں کو مسلمان بنا رہا ہے۔ اور وہاں عیسائی مشنری اس کے عیسائیوں کو یسوع مسیح کی خوشخبری سنا رہے ہیں۔ صوفی صاحب کو امام جماعت احمدیہ قادیان پنجاب نے آج سے ۵½ سال قبل یہاں بھیجا تھا۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود اور موعود کل ادیان نے رکھی ہے۔ آپ کو حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے وہی نسبت ہے۔ جو حضرت عیسےٰ ؑ کو حضرت موسےٰ ؑ سے تھی۔ اس جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے کئی ممالک میں تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں۔

صوفی صاحب عیسائیوں کو داخل اسلام کرنے کے علاوہ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کی تردید بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ روانی اور صفائی کے ساتھ انگریزی بول سکتے ہیں۔ آپ کلکتہ یونیورسٹی کے گریجوایٹ اور پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہیں۔ آپ قرآن کریم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور بائیبل سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ تجرد اسلام میں پسندیدہ نہیں۔ تاہم آپ مجرد ہیں۔ اس لئے کہ آپ کی اہلیہ فوت ہو چکی ہیں۔

صوفی صاحب کا عقیدہ ہے۔ کہ بائیبل محرف و مبدل ہو چکی ہے۔ لیکن قرآن بعینہٖ اسی حالت میں ہے۔ جس میں ۱۳۵۲ سال قبل محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر نازل ہوا تھا۔ مسلمان کے لئے خدا اور تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا مارمن پر افٹس پر ایمان لانا بھی اسلام میں ضروری ہے۔ اس پر آپ ایک لمحہ کے لئے متامل ہوئے اور پھر فرمایا۔ کہ اسلام میں ہر نبی پر ایمان لانا ضروری ہے صوفی صاحب نے کہا۔ کہ اسلام میں ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں۔ مگر بعض شرائط اور پابندیوں کے ساتھ۔ لیکن عام طور پر اس اجازت سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ آپ نے اسلام میں عورت کی حیثیت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ سوسائٹی میں مرد کے مساوی درجہ رکھتی ہیں۔ ایک لڑکی اپنے والد کی وفات پر اس کی جائداد میں حصہ دار ہے۔ اور شادی کے بعد بھی عورت اس تمام جائداد کی مالک رہتی ہے۔ جو شادی سے قبل اس کی تھی۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی بیوی کو مہر ادا کرے۔ جو بہرحال اس کی ملکیت ہوگا۔ خواہ اسے طلاق بھی کیوں نہ دے دی جائے۔ گویا اسلام نے عورت کو اقتصادی آزادی دی ہے۔ اگر آج اسلام کے اصول پر عمل کیا جائے۔ تو دنیا کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے سود اور زکوٰۃ کے متعلق اسلامی مسائل کو بالوضاحت بیان کیا۔

اس شخص کی بعض باتیں نہایت دلچسپ ہیں۔ بالخصوص ایک بات ایسی ہے۔ جس پر بلا شبہ عیسائیوں کی طرف سے پروٹسٹ کیا جاتا۔ بلکہ بعض پرجوش عیسائیوں کو غصہ آ جانا بھی ممکن ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ بے ہوشی کی حالت میں ان کے دوست ان کو اٹھا کر لے گئے اور ایک مقبرہ میں چھپا کر رکھا۔ جہاں لوشن اور مرہموں کے ذریعہ

مقام عبرت

چند سال کا واقعہ ہے۔ کہ بمقام دہلی فتح پوری مسجد کے قریب مولوی عمر الدین صاحب شملوی اور مولوی خدا بخش صاحب غیر احمدی قتل انبیاء کے مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے۔ دوران گفتگو میں مولوی خدا بخش صاحب نے کہا۔ تمہارے خلیفہ صاحب کا عقیدہ اس بارے میں یہ نہیں۔ جو تمہارا ہے۔ اس پر مولوی عمر الدین نے جواب دیا۔ کہ امام وقت سے اختلاف جائز ہے۔ اور میں اپنے عقیدہ کو صحیح سمجھتا ہوں۔ اس پر میں بول اٹھا۔ کہ مولوی صاحب یہ طریق درست نہیں۔ اس طرح تو نظام سلسلہ کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ نظام میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ امام وقت سے کسی مسئلہ میں اختلاف جائز ہے۔ تو پھر اس کی اشاعت تو کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

اس پر مولوی عمر الدین نے اپنے خیال پر اصرار کیا۔ لیکن میں نے صرف اتنا کہا۔ کہ آپ استغفار پڑھیں۔ مجھے اس روش میں روحانی جذام کی سی بو آتی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ بڑھے۔ افسوس تھوڑے ہی عرصہ میں وہ جذام اتنا بڑھا۔ کہ مولوی صاحب کو لے ڈوبا قتل انبیاء کے مسئلہ تک اختلاف محدود نہ رہا۔ بلکہ جواز سود۔ جواز انشورنس کفر اسلام اور ختم نبوت کے مسائل میں پھیلتا گیا۔ اور آج وہی عمر الدین احمدیت سے کوسوں دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت سے علیحدہ پڑا ہے۔ پس مقام عبرت ہے۔

حقیقی فلاح اور حقیقی کامیابی کامل اطاعت میں اور خدا تعالےٰ کا یہ منشاء مبارک سمجھنے میں ہے۔ کہ وہ اپنی پاک جماعت کے انتشار کو ہرگز پسند نہیں فرماتا۔ اور ایسے وجودوں کو جن میں ذرہ بھر بھی تکبر اور نخوت کا مادہ ہو کاٹ کر باہر پھینک دیتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے نظام پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اور ہر قسم کی ترقی کا راز اطاعت میں مضمر پاتے ہیں:

خاکسار عبد الحکیم احمدی از شملہ

ورزشی مقابلے

پچھلے ہفتے بٹالہ سے ایک کلب ہاکی اور فٹ بال کے میچ کھیلنے کے لئے قادیان آئی۔ فٹ بال میچ بٹالہ اور احمدیہ سپورٹس کلب کے درمیان بروز بدھ ہوا جس میں طرفین کی ٹیمیں برابر رہیں مگر ہاکی کے میچ میں احمدیہ کلب نے دو گولوں پر بٹالہ ٹیم پر فتح پائی جمعرات کو منصور فٹ بال کلب اسی ٹیم کے ساتھ فٹ بال کا میچ کھیلنے کے لئے بٹالہ گئی۔ اور دو گولوں پر اس ٹیم کو شکست دی۔

چندہ کشمیر اور مستورات

اس وقت تک چندہ کشمیر کی آمد باوجود متعدد اعلانات کے اس قدر نہیں ہوئی۔ جس قدر کہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے۔ مجبوراً خرچ قرض لے کر کرنا پڑتا ہے۔ جن احمدی جماعتوں سے چندہ کشمیر نہیں آرہا ان کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً زمیندار جماعتیں اس چندہ کو نظر انداز کر رہی ہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد شہری اور دیہاتی جماعت کے لئے ہے۔ خواہ وہ ہندوستان میں ہو۔ یا ہندوستان سے باہر۔ اور ہر احمدی کے لئے ہے۔ خواہ وہ اپنا چندہ براہ راست بھیج رہا ہو۔ یا کسی جماعت کے ذریعہ۔ خواہ کسی کی آمدنی اقل ترین ہو۔ حتیٰ کہ طالب علم بھی اس چندے سے مستثنیٰ نہیں۔ چندہ کشمیر سب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں لازمی ہے اور جماعتوں کے تمام عہدے دار خصوصاً سیکرٹری مال و محصل صاحبان اور جہاں لجنہ اماء اللہ کا انتظام ہے۔ وہاں کی لجنہ اماء اللہ بھی اس چندہ کے وصول کرنے کے لئے پابند ہیں پس زمیندار اور شہری جماعتوں کو چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

یہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ میاں احمد الدین صاحب زرگر چندہ کشمیر مسلمان مردوں اور عورتوں سے ایک عرصہ سے وصول کر رہے ہیں۔ اور ان کو یہ بھی اجازت ہے۔ کہ احمدی مستورات سے بھی چندہ کشمیر وصول کریں۔ کیونکہ مسلمان مستورات کو احمدی مستورات کے ذریعہ ہی اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور ایسے موقع پر احمدی مستورات کو چندہ دینا ضروری ہو جاتا ہے پس اس وجہ سے احمدی مستورات سے بھی ان کو چندہ اکٹھا کرنے کی اجازت ہے۔ گذشتہ تین ماہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک لمبے دورے کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔ اس وقت تک قریب آٹھ سو کے وہ بھیج چکے ہیں انہوں نے ان جماعتوں کی ایک فہرست بھیجی ہے۔ جن کی مستورات سے انہوں نے چندہ وصول کیا ہے۔ چندہ ادا کرنے والی مستورات اور ان احمدی مستورات کا جنہوں نے اس چندے کے فراہم کرانے میں مدد کی ہے۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور فہرست جماعت وار شائع کی جاتی ہے

مستورات بٹالہ ۶/ مستورات اوجلہ ۲/ ۔ مستورات گورداسپور ۶/ مستورات دہرم کوٹ عہ/ ۔ مستورات لاہور ۱۵ مستورات قصور ۱۱ مستورات فیروزپور ۱۱ مستورات زیرہ ۲/ ۔ مستورات موگا عہ/ ۔ مستورات مالیرکوٹلہ ۱۵ مستورات دھوری للعہ/ ۔ مستورات نابھہ ۱/ مستورات پٹیالہ عہ/ ۔ مستورات پہراور ۱/ مستورات انبالہ ۱۵ مستورات انبالہ چھاؤنی للعہ/ ۔ مستورات جگادھری ۱۲/ مستورات سہارنپور صہ/ مستورات ڈیرہ دون للعہ/ مستورات شملہ ۱۱

(فنانشل سکرٹری)

سر فضل حسین کا جانشین کون ہوگا

معزز معاصر حقیقت لکھنؤ ۲۰ جولائی لکھتا ہے۔

آنریبل سر میاں فضل حسین (ممبر تعلیم حکومت ہند) کا عہدہ اب قریب ختم ہے۔ چند ہی ماہ کے اندر ان کے جانشین کا انتخاب ہو جائے گا۔ یوں تو اس عہدہ کے کئی امیدوار ہیں مگر دو صاحبوں کے نام اس سلسلہ میں زیادہ لئے جاتے ہیں۔ اور یہ دونوں اس سے قبل سر فضل حسین کی قائم مقامی کر چکے ہیں۔ عام خیال یہی ہے کہ نواب صاحب چھتاری اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب میں سے کسی ایک کا تقرر اس عہدہ پر ہوگا۔ لیکن زیادہ قرین قیاس یہی ہے۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ کیونکہ اول تو وہ زیرک مدبر ہیں اور ہندوستان کے بڑے متعرف ہیں۔ دوسرے یہ کہ لیجسلیٹو اسمبلی میں کانگریس پارٹی کی موجودگی سے گورنمنٹ کو یقیناً اس کی فکر ہوگی۔ کہ وہ قابل ترین مقرر و مقنن کا سر فضل حسین کی جگہ پر تقرر کرے۔ اس لئے نواب صاحب چھتاری کے مقابلہ میں چوہدری ظفر اللہ خان کا پلہ بہرحال بھاری معلوم ہوتا ہے۔ جو مسلمہ ہے کہ بہترین مقنن و مقرر ہیں، اور گول میز کانفرنس میں اپنی قابلیت کا سکہ جما چکے ہیں۔

دیہات کیلئے "تپ توڑ" کونین

ملیریا (موسمی بخار) کا انسداد صرف کونین سے ممکن ہے اور یہی ایک دوا ہے جو ملیریا کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے اس موذی مرض سے بچنے کے لئے خالص کونین کا استعمال لازمی ہے۔ پنجاب سے ملیریا کو نیست و نابود کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ خالص کونین کی اسی (۸۰) لاکھ ٹکیاں بازاری نرخ سے کم قیمت پر تقسیم کر رہی ہے۔ بازار میں عام طور پر کونین کی جو ٹکیاں فروخت ہوتی ہیں۔ ان میں چاک ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے تمام لوگوں کو سرکار کی مہیا کی ہوئی خالص کونین استعمال کرنی چاہیئے۔ اس کونین کی تین تین گرین کی ٹکیاں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ استعمال میں آسانی ہو بچہ کے لئے ایک ٹکیہ۔ عورت کے لئے دو اور مرد کے لئے تین۔ ۱۵ ٹکیوں کے پیکٹ کی قیمت ۳/ ۲۴ ٹکیوں کی شیشی کی قیمت ۸ آنے اور ۹۰ ٹکیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ ہر پیکٹ اور ہر شیشی پر ملیریا کو اژدہا کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

اس کے علاوہ کونین کی ہر ٹکیہ پر P.W.D.3 کے الفاظ بھی درج ہیں۔ خریدنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ پیکٹ یا شیشی پر یہ تصویر درج ہے۔ خالص تپ توڑ کونین کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کنندگان مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے کونین ہر بڑے گاؤں میں پہنچ جائیگی۔ اور اکثر دوکانداروں سے مل سکیگی

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایک عجیب واقعہ

ایک شخص ہسپتال کی دوائی پیتے ہی قریب المرگ ہو گیا

دوست محمد ساکنہ بھوچال کلاں نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ میری طبیعت علیل ہے۔ مجھے ہسپتال سے نسخہ جلاب لادو چنانچہ ہسپتال سے جلاب لایا گیا۔ اور مریض مذکور کو پلایا گیا اس جلاب نے اس پر اتنا برا اثر کیا۔ کہ قریب المرگ ہو گیا ہے باوجود حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج کے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ سب نے کہہ دیا۔ کہ چند منٹ کا مہمان ہے۔ گھر کے تمام آدمی جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا میرے پاس پنڈت ٹھاکر دت شرما وید لاہور کی بنائی ہوئی امرت دھارا ہے ممکن ہے۔ اس سے فائدہ ہو جائے۔ مریض بالکل بے ہوش پڑا تھا۔ سانس کی رفتار بھی غیر معمولی تھی۔ جونہی امرت دھارا کی دو بوندیں کھانڈ میں ملا کر اس نے مریض کے منہ میں ڈالیں۔ دو منٹ کے بعد فوراً ہوش میں آگیا۔ دوبارہ امرت دھارا لینے کے بعد بالکل اچھا ہو گیا۔ اسی طرح ایک آدمی کا پیشاب بند ہو گیا۔ دو بوندیں دینے سے درد بند ہو کر پیشاب کھل کر آگیا۔ آپ کی ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ امرت دھارا کا یہ کرشمہ دیکھ کر ڈاکٹر۔ حکیم اور تمام لوگ حیران ہو گئے۔ آپ کی امرت دھارا ہر طبیب اور غیر طبیب کے لئے یکساں مفید ہے

(حکیم رام بھمایا نورپور ستیتی)

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نمونہ آٹھ آنے اور منیجر امرت دھارا ۹۳۸ لاہور سے منگوا سکتے ہیں ۰۰

قادیان میں نہایت باموقعہ سکنی اراضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوٹھی واقعہ دارالانوار قادیان کے احاطہ کے ساتھ بالکل ملحق جانب شمال کچھ رقبہ مملوکہ مرزا عزیز احمد صاحب و مرزا رشید احمد صاحب قابل فروخت موجود ہے۔ جس کے فروخت کرنے کا مالکان کی طرف سے مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ یہ اراضی دارالانوار کے ایسے حصہ کے ساتھ ملتی ہے۔ جو قادیان کی پرانی آبادی کے قریب تر ہے۔ اور نہایت باموقعہ اور اعلیٰ درجہ کی زمین ہے۔ قیمت یکشت وصول کی جائے گی ؛ فقط

والسّلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان ۱۳/۷

کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف بیس روپیہ میں ۲۰/-

اگر آپ بالکل ہی تھوڑی رقم سے اپنا کاروبار کرنا چاہتے ہیں یا گھر کی ضرورت کیواسطے کٹ پیس منگوانا چاہتے ہیں تو حسب ذیل بنڈل منگوا کر معقول فائدہ اٹھائیں ان بنڈلوں سے بہتر دارزاں مال کسی جگہ سے نہ ملیگا۔ تمام کٹ پیس موسم گرما کے مطابق ہوگا۔ گاڈلی فسٹ بنڈل $\frac{20}{1}$ وزن ۱۰ پونڈ اس بنڈل میں کٹ پیس زنانہ و مردانہ فیشن گری کے مطابق ہوگا۔ ٹکڑے اگز سے ۵ گز ۔ ان میں تمام فیشن ایبل لمبر دار کے قیمت گاڈلی ۲۰/- گاڈلی سیکنڈ بنڈل $\frac{20}{S}$ وزن 5 پونڈ اس بنڈل میں بھی تمام کٹ پیس زنانہ مردانہ موسم گرما کے مطابق ہوگا مگر تمام کٹ پیس سیکنڈ کوالٹی ہوگا۔ ٹکڑے ۱ گز سے 5 گز قیمت ۲۰/- گاڈلی تھرڈ بنڈل $\frac{20}{T}$ وزن ۲۰ پونڈ اس بنڈل میں تمام کٹ پیس چھوٹا لمبی ۲ گز سے 2 گز تک۔ چھینٹ، وائل، پاپلین، خفرو غیرہ زنانہ کپڑا ہوگا۔ قیمت ۲۰/- نوٹ۔ آرڈر کے ہمراہ ۲/- قیمت پیشگی آنی ضروری ہے بغیر پیشگی مال روانہ نہ ہوگا۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری معاف۔

منیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی (سندھ)

انجمن حمایت اسلام لاہور کی تقریب جوبلی

انجمن حمایت اسلام لاہور جو ایشیا کا نہایت اہم مسلم تعلیمی ادارہ ہے۔ آئندہ ایسٹر کی تعطیل میں اپنی جوبلی کی تقریب منا رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تمام فرقوں کے مسلمان متحد ہو کر اس تقریب کو کامیاب بنائیں گے۔ پچھلے سالانہ جلسے کے موقع پر انجمن نے اپنے موجودہ شعبوں میں ایک زنانہ صنعتی سکول کے اضافے کی تجویز منظور کی تھی۔ اگر جوبلی کے واقع پر یہ تجویز بروئے کار آ جائے۔ تو پنجاب کے مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت پوری ہو جائے۔

دوسری اہم ضرورت لاہور میں ایک زنانہ مسلم ہائی سکول کے قیام کی ہے۔ مسلمان تعلیمی دور میں ابھی بہت پیچھے ہیں۔ اگر زنانہ صنعتی اور ہائی سکول دونوں چیزوں کا اجرا ہو گیا۔ تو وقت کی بڑی ضرورت کا سرانجام ہو جائے گا ہمیں یقین ہے کہ علامہ سر محمد اقبال۔ جو آنریبل سر شیخ عبدالقادر صدر انجمن کے بعد صدر منتخب ہوئے ہیں اپنے رفیقان کار میں ایک ایسی روح اور جذبہ کار پیدا کر دیں گے۔ کہ انشاء اللہ جوبلی کے موقعے پر دونوں عظیم الشان تجویزیں عملی جامہ پہن لیں گی۔

(اسسٹنٹ سکرٹری انجمن حمایت اسلام)

پرانے قرضوں کے متعلق اعلان

خزانہ بیت المال میں بعض پرانے قرضوں کی رقم جمع ہے۔ جو ابھی تک قرضخواہوں نے واپس نہیں لی بعد تحقیق مستحقین یہ رقم ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۲۴ء کے قرضہ سفر یورپ سے جن دوستوں کی رقم قرضہ انجمن کے ذمہ باقی ہو۔ وہ درخواست معہ ثبوت آخر جولائی ۱۹۳۴ء تک دفتر ہذا میں پیش کریں۔ تا بعد تحقیق ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

سالانہ رپورٹیں بھجوائی جائیں

نظارت امور عامہ کی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک تیار ہو رہی ہے۔ تمام اضلاع کے امور عامہ کے مہتمم صاحبان اور مقامی جماعتوں کے سکرٹری صاحبان اپنے اپنے کام کی رپورٹ جلد تر تیار کر کے امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

تجارتی دنیا میں انقلاب پیدا کرنے والا اخبار

جو کہ تجارت پیشہ اصحاب کے علاوہ ہر طبقہ کیلئے بیحد مفید ہے نمونہ مفت

منیجر مارکیٹ گزٹ ویکلی کراچی (سندھ)

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

خان عبدالغفار خان کے متعلق سر ہیری ہیگ نے ۱۸ جولائی کو اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ مستقبل میں میں کوئی ایسا وقت نہیں دیکھ سکتا۔ جب سرحدی گورنمنٹ اس بات کو کہ وہ واپس اپنے صوبہ میں جائیں خالی از خطرہ محسوس کرے

اسمبلی میں ۱۹ جولائی کو قانون کارخانہ جات جیسا کہ اس میں بحث کے دوران میں ترمیم کی گئی تھی۔ پاس کر دیا گیا

کلکتہ میں ۱۹ جولائی کو انٹی گاندھی لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اس مضمون کے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ کہ ہم گاندھی ازم کو مٹانا چاہتے ہیں۔

بمبئی سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ کلیان کی ایک عدالت میں ایک ہندو شخص بھاؤ کرشنا کے خلاف اس الزام کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ اس نے اپنی بیوی کو بیل کی جگہ ہل میں جوتا۔ جب وہ تھک کر چلنا بند کر دیتی۔ تو اس کی پیٹھ میں سوئیاں چبھوئی جاتیں۔

علی گڑھ یونیورسٹی میں ۱۹ جولائی کی اطلاع کے مطابق داخلہ کی آخری تاریخ ۸ اگست تک بڑھا دی گئی ہے

برطانی کابینۂ وزارت نے لنڈن سے ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق رائل ایر فورس کی توسیع کے پروگرام کو منظور کر لیا ہے۔ امید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں رائل ایر فورس میں ۵۰ ہوائی دستوں یعنی چھ سو طیاروں کی ایزادی کر دی جائے گی۔

گاندھی جی کلکتہ جاتے ہوئے جب ۱۸ جولائی کو کانپور سے گذرے۔ تو پلیٹ فارم پر آپ کے خلاف سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا گیا

کپورتھلہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ چوہدری عبدالعزیز بیگووالیہ اور اس کے رفقائے کار کو انقلابی سرگرمیوں کی پاداش میں جو انہوں نے دو سال تک جاری رکھیں۔ دو ماہ تک آہنی طوق و سلاسل میں جکڑے رہنے دیا جائے۔ مابعد اگر ان کا رویہ تسلی بخش ہو تو آہنی طوق و سلاسل سے رہائی دے دی جائے۔ لیکن سلوک بہر حال وہی کیا جائے۔ جو عام قیدیوں سے کیا جاتا ہے۔

بمبئی پولیس نے ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق جرائم کے انسداد اور مجرموں کی شناخت کے لئے ریڈیو کا استعمال منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند تجربات بھی کئے گئے ہیں جو مفید ثابت ہوئے ہیں۔

جنیوا میں ۱۸ جولائی کو حکومت برطانیہ کے اقتصادی مشیر اعلیٰ سر فریڈرک نے لیگ کی اقتصادی مجلس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ برطانیہ سابقہ معیار طلائی پھر جاری کرے۔

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مس میو مصنفہ مدر انڈیا نے ایک شخص کو لکھا ہے کہ وہ نومبر کے آخر میں امریکہ سے روانہ ہوگی۔ اور دسمبر کے وسط میں ہندوستان پہنچے گی۔

قاہرہ سے ۱۷ جولائی کی اطلاع ہے کہ حکومت مصر کو روئی کے کاروبار میں ۱۹۲۶ء سے لے کر اب تک نوے لاکھ پونڈ کا خسارہ ہو چکا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ جولائی کے آخر میں جب روئی کے باقی ماندہ چند ہزار گٹھوں کا حساب کتاب طے ہو جائے گا۔ حکومت اس تجارت سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جائے گی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس شملہ سے ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق گرینڈ ہوٹل شملہ میں ۲ اگست کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں ملک کی موجودہ سیاسی فضا اور آئندہ انتخابات کے متعلق لائحہ عمل کے مرتب کرنے پر غور کیا جائے گا۔

سابق قیصر جرمنی کے متعلق "ڈیلی ہیرلڈ" لنڈن کا سپیشل نامہ نگار مقیم ڈورن لکھتا ہے کہ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ بہت ممکن ہے کہ سال آئندہ کے آغاز کے ساتھ میں جرمنی میں واپس چلا جاؤں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ حکمران کی حیثیت میں جائے یا عام شہری کی حیثیت میں۔ یہ امر ضروری ہے کہ قیصر واپس جائیگا۔ اور گو ہٹلر نے بظاہر بغاوت کو دبا دیا ہے۔ مگر تعجب نہ ہوگا اگر اس سال پھر بغاوت پھوٹ پڑے۔

مسٹر مٹکاف نے ۱۹ جولائی کو اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھنے کے لئے کوئی اور مہم لانے کی فی الحال کوئی تجویز نہیں۔

پنجاب ہائیکورٹ ۱۹ جولائی سے تعطیلات گرما کے سلسلہ میں بند ہو گئی۔ مسٹر ینگ چیف جسٹس۔ جسٹس کولڈسٹریم اور جسٹس آغا حیدر انگلستان روانہ ہو گئے ہیں

سری نگر سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ نانگا پربت پر چڑھنے والی پارٹی کے تین جرمن ممبر اور قلی ہلاک ہو گئے ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق لنڈن سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ انہوں نے لارڈ و لیڈی ولنگڈن کے اعزاز میں ۱۹ جولائی کو ایک ڈنر دیا۔ جس میں بہت سے معززین شامل ہوئے۔

رام پور کے پبلک انفارمیشن آفیسر کی اطلاع ہے کہ رام پور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے بعد کونسل آف ایڈمنسٹریشن نے احکام جاری کئے ہیں کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو پنجاب واپس کر دیا جائے۔ اور سرکل انسپکٹر کو جس کے رویہ پر رپورٹ میں سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ڈسچارج کیا جائے۔ تجویز کی گئی ہے کہ ان دونوں کی جگہ رام پور میں ٹرینڈ پولیس افسر مقرر کئے جائیں۔ سٹیٹ پولیس فورس کی تنظیم کے لئے انڈین پولیس کے مسٹر کیمپ کی خدمات بطور ڈپٹی انسپکٹر جنرل مستعار لی گئی ہیں

ہندو پروٹیشن بل کے متعلق سر ہیری ہیگ نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ جون کے اختتام تک اس کے خلاف ۸۹۲۳ اور اس کی تائید میں صرف ۴۰ تار موصول ہوئیں۔ بہت سے لوگوں نے تاروں کے ذریعہ بل کے خلاف رائے دی ہے۔

لاہور سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ وہاں دسمبر ۱۹۳۴ء میں ایک سودیشی نمائش منعقد ہوگی۔

نینی تال کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امسال صوبہ یو پی میں ایف اے کے امتحان میں ۱۲۰ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۹۱ پاس ہوئیں۔ اسی طرح میٹرکولیشن کے امتحان میں ۲۴۳ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۶۳ کامیاب ہوئیں۔

راولپنڈی سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ صوبہ سرحد کی پہاڑی ریاست پھلڑا کے ولی عہد خان عبداللطیف خان نے اپنی ریاست میں بیگار سسٹم کو جس کے ماتحت روزانہ لوگوں سے کام لیا جاتا تھا۔ سوائے ایک دن کے باقی تمام دنوں کے لئے اڑا دیا ہے۔ زمین بھی جو پہلے بیگاروں سے کاشت کرائی جاتی تھی۔ اب باقاعدہ مزارعین سے کاشت کرائی جائے گی۔

کینساس امریکہ سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ ۲۹ روز سے مطلقاً بارش نہیں ہوئی۔ اور درجہ حرارت سایہ میں ۱۱۷ تک پہنچ گیا ہے۔ شدت گرمی سے مویشی اور انسان مر رہے ہیں۔ کسان اپنے جاں بلب مویشیوں کو گولی مار مار کر ہلاک کر رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں پانی کی سخت قلت ہے۔ جس سے درجنوں آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی